

ایس سی آر

سپریم کورٹ کی رپورٹس

21 فروری 1961

از عدالت الاعظمیٰ

شریمتی پدمنی کنور جو صاحب

بنام

ریاست وندھیا پردیش۔

(موجودہ مدھیہ پردیش)

(پی۔ بی۔ گچیندر اگڈکر، کے۔ این۔ وانچو اور کے۔ سی۔ داس گپتا، جسٹسز جے جے)

جاگیر کا خاتمہ - جاگیردار - اجارہ دار، جس کا مطلب ہے - لمبرداری معاہدہ، اگر جاگیر - وندھیا پردیش جاگیروں کا خاتمہ اور اراضی اصلاحات ایکٹ، 1952 (11 آف 1952)، دفعہ 2(1) (سی)۔

1945 میں پنا کے حکمراں نے اپیل کنندہ کو کچھ گاؤں میں "لمبرداری لیز" دی۔ یکم جنوری 1954 کو وندھیا پردیش جاگیروں کا خاتمہ اور اراضی اصلاحات ایکٹ 1952 کے تحت جاری ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے مدعا علیہ نے اپیل گزار کا حق دوبارہ حاصل کر لیا۔ درخواست گزار نے دلیل دی کہ وہ ایکٹ کے معنی کے اندر جاگیردار نہیں ہیں اور نوٹیفکیشن قانون کے اختیار کے بغیر ہے۔ مدعا علیہ نے دلیل دی کہ اپیل کنندہ "اجارہ دار" تھا اور دفعہ 2(1) (سی) میں "آجر دار" کی تعریف کے جامع حصے میں آتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ جاگیردار نہیں ہے اور لمبرداری لیز کے تحت اس کا حق ختم کرنے کے قانون کے تحت دوبارہ شروع نہیں کیا جاسکتا۔ دفعہ 2(1) (سی) میں جس سیاق و سباق میں "اجارہ دار" کا لفظ استعمال کیا گیا تھا، اس سے مراد ایک ایسا شخص تھا جو زمین کی آمدنی کی لیز یا کھیت یا دیگر ملکیتی حق رکھتا تھا جو دیگر قسم کی لیزوں سے ممتاز تھا۔ اپیل کنندہ کو دی گئی لمبرداری لیز محض زمین کی آمدنی کا کھیت نہیں تھا بلکہ اس نے

زمین میں ہی حقوق دیئے تھے۔ یہ محض اجارہ نہیں تھا، درخواست گزار محض "اجارہ دار" نہیں تھا اور (1) (سی) میں جاگیر دار کی تعریف کا احاطہ نہیں کرتا تھا۔

ٹھا کرام سنگھ جی بنام ریاست راجستھان (1955) 2 ایس سی آر 303، لاگو۔

دیوانی ایپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1956 کی دیوانی ایپیل نمبر 250۔

سابق جوڈیشل کمشنر کورٹ، وندھیا پردیش کے 17 جنوری 1955 کے فیصلے اور حکم کے خلاف 1954 کی متفرق سول رٹ درخواست نمبر 105 میں ایپیل کی گئی۔

ایپیل کنندہ کی طرف سے جی ایس پاٹھک اور جی سی ماتھر۔

جواب دہندہ کے لئے آرگنٹی ایئر اور آرا پچ دھیر۔

21 فروری 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس وانچو - یہ وندھیا پردیش کے جوڈیشل کمشنر کے ذریعہ دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر ایپیل ہے۔ موجودہ مقاصد کے لئے ضروری مختصر حقائق یہ ہیں: ایپیل کنندہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک عرضی دائر کی جس میں درخواست کی گئی تھی کہ 29 دسمبر 1953 کو جاری کردہ ڈپٹی کمشنر، پنا کا حکم، جس میں کہا گیا تھا کہ 20 دسمبر 1953 کو وندھیا پردیش حکومت کے نوٹیفیکیشن کی پیروی کرتے ہوئے، کچھ گاؤں میں ایپیل گزار کے حقوق یکم جنوری 1954 سے دوبارہ شروع کیے جائیں گے۔ وندھیا پردیش جاگیروں کا خاتمہ اور اراضی اصلاحات ایکٹ کے دفعہ 5 کے تحت 1952 کے نمبر XI (جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے) کی کے ساتھ تمام جاگیریں دوبارہ شروع کر دی گئیں۔ 1000 روپے یا اس سے زیادہ کی مجموعی سالانہ آمدنی والے تمام جاگیروں کو ختم کیا جائے۔ درخواست گزار کا مقدمہ یہ تھا کہ انہیں دسمبر 1945 کو پنا کے مہاراجہ نے تیس سال کی مدت کے لئے کچھ گاؤں میں لمبرداری کی لیز دی تھی اور لیز کی شرائط کے مطابق اس پر قبضہ

کیا گیا تھا۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا کہ وہ ایکٹ کے تحت جاگیردار نہیں ہیں اور اس طرح مذکورہ نوٹیفکیشن ان کی زمینوں پر لاگو نہیں ہوتا اور مذکورہ نوٹیفکیشن کے تحت ڈپٹی کمشنر کی جانب سے جاری کردہ حکم قانون کے اختیار سے محروم ہے اور اسے منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے مزید دلیل دی کہ وہ ریاست کے کسی بھی حصے میں نافذ جاگیرداروں کو چلانے والے کسی بھی قانون، قواعد، ضوابط یا احکامات کے تحت جاگیردار نہیں ہیں، لہذا ان کی زمینوں کو اس طرح سے دوبارہ شروع نہیں کیا جاسکتا ہے جس طرح سے دوبارہ شروع کیا گیا تھا۔

ریاست کی طرف سے عرضی کی مخالفت کی گئی تھی اور یہ دلیل دی گئی تھی کہ درخواست گزار ایکٹ میں اس اصطلاح کے معنی کے اندر جاگیردار تھا۔ فاضل جوڈیشل کمشنر نے کہا کہ درخواست گزار ایک اجیردار تھا اور اس لئے ایکٹ کی دفعہ 2(1) (سی) کے معنی کے اندر ایک جاگیردار تھا۔ نتیجتاً انہوں نے درخواست مسترد کر دی۔ اس کے بعد اس عدالت میں اپیل کرنے کے لئے سرٹیفکیٹ کے لئے ایک درخواست دی گئی، جسے منظور کر لیا گیا اور اس طرح اپیل ہمارے سامنے آئی ہے۔

ہمارے فیصلے کے لئے صرف ایک سوال آتا ہے کہ کیا اپیل کنندہ کو ایکٹ کی دفعہ 2(1) (سی) کے معنی کے اندر اجارہ دار کہا جاسکتا ہے۔ دفعہ 2(1) (سی) میں "جاگیردار" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ "کوئی بھی شخص جو ریاست کے کسی بھی حصے میں نافذ جاگیرداروں کو چلانے والے کسی بھی قانون، قواعد، ضابطوں یا احکامات کے تحت جاگیردار کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور اس میں ایک علاقہ دار، ایک پونیدار، ایک ذیلی پایدار (حکومت کے ساتھ براہ راست تعلق)، ایک اجردار، ایک عبیدار، ایک زمیندار شامل ہے۔ ایک مافیدار اور ایک جاگیردار کی جاگیر سے جاگیر کی زمین حاصل کرنے والا۔ دفعہ 2(1) (ڈی) میں "جاگیر زمین" کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ "کوئی بھی زمین جس میں یا اس کے سلسلے میں کسی جاگیردار کو زمین کی آمدنی یا کسی اور قسم کی آمدنی کے سلسلے میں حقوق حاصل ہوں۔ اس ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ "اس ایکٹ کے نافذ ہونے کے فوراً بعد، ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعہ، جاگیر زمینوں کی کسی بھی کلاس کی بجالی کے لئے ایک تاریخ مقرر کر سکتی ہے اور جاگیر زمینوں کے مختلف طبقات کے لئے مختلف تاریخوں کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ اسی شق کے تحت 1000 روپے یا اس سے زیادہ سالانہ آمدنی والی جاگیر زمینوں کو دوبارہ شروع کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ پنا کے حکمراں نے درخواست گزار کو جاگیر کے طور پر زمین نہیں دی تھی۔ اس بات پر بھی کوئی اختلاف نہیں ہے کہ درخواست گزار کو ریاست کے کسی بھی حصے میں نافذ جاگیرداروں کو چلانے والے کسی بھی قانون، قواعد، ضوابط یا احکامات کے تحت جاگیردار کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ ریاست کی طرف سے دلیل یہ تھی کہ درخواست گزار کو دفعہ 2(1) (سی) میں لفظ "جاگیردار" کی تعریف کے جامع حصے میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ وہ ایک اجر دار تھی۔ اب تعریف کے جامع حصے میں استعمال ہونے والے الفاظ کو ایکٹ میں کہیں بھی بیان نہیں کیا گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان میں سے کچھ الفاظ عام استعمال کے الفاظ ہیں جبکہ دیگر نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر، ریوالینڈ ریونیو اور کرایہ داری کوڈ کا تعلق ایک پاویدار، ایک ذیلی پاویدار اور الیکیدار سے ہے، جو ایک بڑے پاویدار ہیں۔ یہ واضح نہیں ہے کہ جاگیردار کی تعریف کے جامع حصے میں استعمال ہونے والے دوسرے الفاظ مختلف ریاستوں میں کسی بھی دوسرے قانون میں نظر آتے ہیں جو وندھیا پردیش کی ریاست کی تشکیل کے لئے ضم ہوئے تھے، حالانکہ لفظ "اوبریدار" کسی حد تک غیر معمولی معلوم ہوتا ہے اور اس کی کچھ خاص مقامی اہمیت ہونی چاہئے۔ لہذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جہاں تعریف کے جامع حصے میں استعمال ہونے والے یہ الفاظ ریاست کے کسی بھی حصے میں نافذ العمل کسی بھی قانون میں نظر آتے ہیں، وہاں ان کا یہ مطلب ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر وہ کسی ایسے قانون میں ظاہر نہیں ہوتے ہیں تو انہیں ان کے عام معنی دیے جانے چاہئیں۔ عدالتی کمشنر نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ وندھیا پردیش کے کسی بھی حصے میں نافذ لینڈ ریونیو اور کرایہ داری سے متعلق کسی بھی قانون کے تحت اس طرح کی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ لہذا لفظ "اجر دار" کو اس کا عام معنی دیا جانا چاہیے۔ اب لفظ "اجارہ" کا عام معنی جس سے 'اجر دار' کا لفظ اخذ کیا گیا ہے، زمین کی آمدنی یا دیگر ملکیتی حق کی لیز یا کھیت ہے جو پٹہ یا کاشت کاری کے لئے زمین کی لیز سے الگ ہے، حالانکہ بعض اوقات یہ کسی بھی قسم کی زمین کی لیز کی نشاندہی کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 2(1) (سی) میں لفظ "اجریدار" کو کیا معنی دیا جانا چاہئے۔ ہماری رائے ہے کہ اس دفعہ میں جس ترتیب میں "اجر دار" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، اسے دیکھتے ہوئے، اسے اس سے رنگ لینا چاہئے اور اس کا مطلب کسی بھی قسم کی زمین کی لیز نہیں ہو سکتا ہے۔ جس ترتیب میں یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے اس میں ہماری رائے میں اسے ایک ایسے شخص تک محدود ہونا چاہئے جو زمین کی آمدنی کی لیز یا فارم یا دیگر ملکیتی حق رکھتا ہو جو زمین کی دیگر قسم کی لیزوں سے ممتاز ہو۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا اس خاص معاملے میں لیز زمین کی آمدنی کی لیز ہے یا دیگر ملکیتی حق ہے جو دیگر اقسام کی زمین کی لیز سے الگ ہے۔ موجودہ معاملے میں لیز کو لمبر داری لیز کہا جاتا ہے، حالانکہ ایسا لگتا

ہے کہ ریاست پنا میں لمبرداری لیز کا نظام بہت پہلے ختم کر دیا گیا تھا، جیسا کہ پنا ریاست کے ریونیو ایڈمنسٹریشن مینوئل کے باب دوم کے پیراگراف (2) سے ظاہر ہوتا ہے، جسے 1907 میں بندیل کھنڈ ریاستوں کے سیٹلمنٹ آفیسر جے ای گوڈگے نے تیار کیا تھا۔ اس پیراگراف میں کہا گیا ہے کہ لمبرداری لیز کا نظام ختم کر دیا گیا ہے اور مستقبل میں دربار کے ذریعے گاؤں کے زمینداروں کے ذریعے ہر کرایہ دار سے براہ راست کرایہ وصول کیا جائے گا۔ اس علاقے میں زمیندار کرایہ جمع کرنے کے مقصد سے گاؤں کا ایک چھوٹا سا افسر ہے اور جس زمین سے وہ کرایہ جمع کرتا ہے اس میں اس کی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس پیراگراف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لمبرداری لیز اصل میں زمین کی آمدنی کی ایک قسم کی لیز تھی۔ لیکن اس طرح کی لیزیں اس علاقے میں ختم کر دی گئیں جہاں سے یہ معاملہ بہت پہلے آتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ اس لیز کو لمبرداری لیز کہا جاتا ہے لیکن محض نام سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور ہمیں دیکھنا ہوگا کہ آیا یہ لینڈ ریونیو کی لیز تھی یا نہیں۔

یہ ہمیں لیز کی شرائط پر لاتا ہے۔ لیز یہ کہتے ہوئے شروع ہوتی ہے کہ لیز پر دیے گئے گاؤں کی اوسط سالانہ آمدنی -/1,242/4 روپے ہے جو جون اور دسمبر کے مہینوں میں دو قسطوں میں ادا کی جاتی ہے۔ لیز تیس سال تک جاری رہے گی اور لیز دار کو لیز کی رقم کے طور پر پوری رقم (یعنی -/1,242/4 روپے) ادا کرنا ہوگی جو تیس سال کی پوری مدت کے لئے وہی رہے گی۔ لیز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر اس وقت کے اندر کوئی تصفیہ کیا جاتا ہے اور آمدنی میں اضافہ کیا جاتا ہے یا لمبرداری گاؤں میں رہتے ہوئے آمدنی میں اضافہ کرتا ہے، تو لمبرداری خود اس اضافی فائدہ کا حقدار ہوگا۔ لیز میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر کسی بھی وجہ سے زمین کا کرایہ کم کیا جاتا ہے تو لمبرداری لیز کی رقم میں کسی کمی کا حقدار نہیں ہوگا۔ ان شرائط سے یہ واضح ہے کہ لمبرداری کو اس لیز سے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا اور زمین کی آمدنی کا کوئی حصہ ان کے پاس نہیں چھوڑا گیا تھا سوائے اس کے کہ مستقبل کے تصفیے کی وجہ سے آمدنی میں اضافہ ہوا تھا۔ لیز میں مزید کہا گیا ہے کہ اگر لیز کی مدت کے دوران لمبرداری کوئی بہتری لاتا ہے، یعنی پودے، باغات اور باغات، بندھ اور بندھیاں (یعنی بڑے اور چھوٹے ڈیم) بناتے ہیں تو وہ لیز کے آخر میں انہیں بیچنے یا گروہ رکھنے کی حقدار ہوں گی اور بہتری کا فائدہ انہیں ملے گا۔ آخر میں اور یہ لیز کی ایک اہم مدت ہے، یہ شرط رکھی گئی ہے کہ لیز دار کا زمین کو گروہ رکھنے اور فروخت کرنے کا حق ریاست کے قوانین کے تحت چلایا جائے گا اور اگر بعد میں قانون میں ترمیم کی جاتی ہے تو یہ ترمیم شدہ قوانین کے تحت چلایا جائے گا۔ لیز کی یہ شقیں واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ اپیل کنندہ کو جو کچھ مل رہا تھا وہ صرف زمین کی آمدنی کی لیز نہیں تھا بلکہ زمینوں میں حقیقی حقوق بشمول خود ان پر کھیتی کرنے کا حق

تھا۔ لہذا مجموعی طور پر لیز کو پڑھنے سے ایسا نہیں لگتا کہ یہ محض زمین کی آمدنی یا دیگر ملکیتی حق کی لیز ہے۔ یہ کچھ اور ہے اور اصل میں لیز دار کو ان تمام زمینوں کا حق دیتا ہے جو لیز کے وقت کرایہ داروں کی اصل کاشت کاری میں نہیں تھیں۔ ٹھیکہ دار کو بہتری لانے، باغات لگانے اور چھوٹے بڑے ڈیم بنانے کا حق حاصل تھا۔ وہ ان زمینوں کو گروی رکھنے اور فروخت کرنے کی بھی حق دار تھی جنہیں وہ ریاست کے قوانین کے مطابق اپنی کھیتی میں لاسکتی تھیں۔ ان حالات میں یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ محض ایک اجارہ تھا اور درخواست گزار اس لفظ کے معنی میں صرف ایک جیر دار تھا جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس لیز میں زمین کی آمدنی کی لیز کا ایک خاص عنصر ہے حالانکہ اس سے اپیل کنندہ کو کوئی منافع ملنے کا امکان نہیں تھا۔ لیکن لیز صرف اس قسم کے اجارہ سے کہیں زیادہ ہے اور دراصل درخواست گزار کو زمین میں حقوق فراہم کرتا ہے نہ کہ لیز کے وقت کرایہ داروں کی اصل کاشت کاری میں۔ ان حالات میں ہم فاضل عدالتی کمشنر کی اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتے کہ اس لیز سے ثابت ہونے والا لین دین مذکورہ بالا معنوں میں محض ایک اجارہ ہے اور اپیل گزار محض ایک اجارہ دار ہے جو دفعہ 2(1)(سی) میں اس لفظ کے معنی میں آتا ہے۔ ہماری رائے میں لیز زمینوں میں حقوق فراہم کرتی ہے اور یہ ایک اجارہ سے کہیں زیادہ ہے۔ ان حالات میں اپیل کنندہ کو محض اجارہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا جو اس لفظ کی تعریف کے تحت آتا ہے جیسا کہ دفعہ 2(1)(سی) میں استعمال کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں اپیل کنندہ کا معاملہ کھنڈیلا اسٹیٹ (دیکھیں ٹھا کر امر سنگھ جی بنام ریاست راجستھان) کے سلسلے میں 1954 کی پٹیشن نمبر 392 میں پیش کیے گئے کیس سے ملتا جلتا ہے۔ 80,001 روپے کے سالانہ تخمینے کی ادائیگی پر ایک اجارہ لیز بھی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ یہ راجستھان لینڈ ریفارمز اور جاگیروں کی بحالی ایکٹ کی شرائط کے تحت نہیں آتا ہے۔ ہماری رائے میں موجودہ معاملہ بھی ایسا ہی ہے اور ہماری رائے ہے کہ اس معاملے میں دی گئی لیز دفعہ 2(1)(سی) میں اس لفظ کے معنی کے اندر اپیل کنندہ کو محض اجارہ دار نہیں بنا سکتی۔ لہذا ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور ڈپٹی کمشنر کے اس حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں جس میں اپیل کنندہ کے گاؤں کو دوبارہ شروع کیا گیا تھا۔ اپیل گزار کو اس کے اخراجات ریاست مدھیہ پردیش سے ملیں گے، جو ریاست وندھیا پردیش کی جانشین ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔